## Press release| Webinar held on the topic of "Will the Media Start Reporting on Rape?":

Uks Research, Resource & Publication Center Islamabad and WACC Global jointly organized a webinar on the topic of **Will the media start reporting rape?** observing International Human Rights Day. Having renowned journalists, media practitioners and human rights activists on the platform. The purpose of the webinar was to have a debate with participants on the mismatch of media's reporting on rape cases with the actual rape incidents happening.

Anchoring the webinar Executive Director of Uks research Ms. Tasneem Ahmar drew a quick comparison between the rape reporting statistics by sharing Uks's work on reporting of rape incidents with the audience and shared that the language used regarding these incidents was worth a second glance.

Editor Daily Dawn Zaffar Abbas acknowledged that improvement has been seen and there is still room for improvement regarding reporting of rape cases. He also admitted that it is hard to report all the cases with current rate of rape incidents, recommended that there has to be a particular and sole monitoring for the purpose of collecting data and publication of statistics.

Zarrar Khuhro - A t.v. show host questioned the content of reported rape incidents as he stated that it was more important to note what is actually being said than whether or not it's being reported because it is probably being reported just for the sake of it.

Huma Amir Shah – A famous morning show host on Geo News, touched upon the dilemma of insensitive and unethical projection of rape cases on social media referring to the ***Kashmore Child Rape*** case, she shed light on another aspect that the media uses words with the wrong connotation like "ziyadti" saying that the equivalent for the word rape doesn't exist in Urdu.

Political talk show host Asma Shirazi agreed that certain cases gain more attention and others don't and similarly other beats always gain special attention even though rape is an equally important discussion and yet there are only certain slots that cover rape. But she believed that something worth mentioning is the progress media has made regarding the right to privacy of a victim.

Chairperson of HRCP Zohra Yusuf shared that rape of a minor is assertion of power. Cases of rape of a woman and girls are addressed more than that of boys in madrassas. The reporting comes in a huge spotlight and then very less follow-ups appear.

Drama writer Bee Gul expressed sorrow over the fact that people rather entertain themselves with rape cases. She also expressed that portrayal of rape is very hard keeping in mind that it could trigger people. She said that it is important to change the mindsets of people who suppress rape cases but ensuring safe portrayal is important.

Riaz Sohail – A journalist associated with BBC Urdu elaborated a few ethical codes regarding the reporting of rape with respect to protecting the survivors' identity- A versed female reporter Fauzia Shahid expressed her dismay and frustration over the mentality of Urdu newspapers as they still appear to be very conservative, journalist Zafar Baloch stated that reporting does take place in Baluchistan and the media did try its best to get to the victims of harassment and rape victims but the victims failed to open up about these issues in this particular area.

Bureau Chief Aaj News Peshawar Farzana Ali shared that the survivor always finds it hard to open up about this discussion as there are certain aspects that affect their confidence including their own family.

Executive Director Uks Ms. Tasneem Ahmar concluded the discussion by saying that the word rape should be normalized both in English and urdu media.

---

## Webinar on the topic of "Will the Media Start Reporting on Rape?”:

عکس ریسرچ، ریسورس اینڈ پبلیکشن سنٹر اور ورلڈ ایسوسیشن فار کرسچن کمیونکیشن کے اشتراک سے انسانی حقوق کے عالمی دن کی مناسبت سے "کیا میڈیا حساس طریقے سے ریپ پر رپورٹنگ کر سکتا ہے؟" کے عنوان سے ویبنار کا انعقاد کیا گیا جس میں ملک بھر سے نامور صحافیوں، میڈیا ہاوسز کے نمائندوں اور انسانی حقوق کی تنظیموں کے کارکنان نے شرکت کی تقریب کا مقصد صحافیوں اور میڈیا نمائندوں سے بچوں اور خواتین کے ساتھ ہونے والے جنسی زیادتی جیسے سنگین جرائم پر رپورٹنگ کے حوالے سےمیڈیا کے کردار پر سیر حاصل گفتگو کرنا تھا۔

پروگرام کا باقاعدہ آغاز کرتے ہوئے عکس ریسرچ سنٹر کی ایگزیکٹو ڈائریکٹر تسنیم احمر نے ادارے کی مانیٹرنگ رپورٹ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ "یہ دیکھا گیا ہے کہ میڈیا ریپ کیسز کی یکساں کوریج نہیں کرتا۔ معاشرے میں ہونے والے ریپ کیسز کی تعداد میڈیا کے رپورٹ کردہ ریپ کیسز کی شرح سے کہیں زیادہ ہے " عکس کی جانب سے جاری کردہ دو ہفتے کی میڈیا مانیٹرنگ رپورٹ میں اس چیز کا احاطہ کیا گیا کے اول تو میڈیا جنرل ریپ کیسز کو پرائم ٹائم کوریج نہیں دیتا جب تک کہ وہ کیس ُمختلف وجوہ کی بنا پر ہائی پروفائل کیس بن کر حکام بالا اور عوام کی توجہ کا مرکز نہ بن جائے، اور اگر وہ ریپ کیس رپورٹ کرتا ہے تو استعمال کی گئی صحافتی زبان پر مغز اور بامعنی نہیں ہوتی۔

اس موقع پر ویبنار میں شریک معروف خاتون صحافی اور ٹی وی اینکر عاصمہ شیرازی کا کہنا تھا کہ ریپ کیسز کی رپورٹنگ کے حوالے سے میڈیا کا رویہ مثبت تبدیلی کی جانب گامزن ہے جو کہ ایک خوش آئند امر ہے۔ ٹی وی اینکرز کو سیاسی موضوعات کے ساتھ ساتھ معاشرتی اور خاص کر عورتوں کے خلاف بڑھتے ہوئے تشدد کے واقعات پر بھی گفتگو کرنی چاہیے۔ "

معروف انگریزی اخبار ڈان نیوز کےایڈیٹر ظفر عباس نے خواتین کے حوالے سے تشدد کے خلاف میڈیا میں بڑھتی آگاہی میں ادارہ عکس کے کردار کو سراہتے ہوئے کہا کہ بلاشبہ میڈیا کے ریپ کیسز پر رپورٹنگ کے معیار میں مثبت اور تعمیری بہتری دیکھنے میں آئی ہے لیکن اب بھی اس موضوع پر بہت کام کرنے کی گنجائش باقی ہے۔ انہوں نے تجویز دی کہ بہت سے ریپ کیسز وقت کی کمی کی وجہ سے میڈیا کوریج سے محروم رہ جاتے ہیں، اگر ادارہ عکس اپنے طور پر وقوع پزیر ہونے والے تمام ریپ کیسز کے اعداد و شمار پر مبنی رپورٹ وقتا فوقتا میڈیا نمائندگان کے لئے جاری کرتا رہے تو یہ عمل مزید بہتری کا ضامن ہو سکتا ہے۔

معروف ٹی وی اینکر اور پروگرام' ذرا ہٹ کہ ' کے میزبان ضرار کھوڑو نے اس موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ بعض اوقات میڈیا وقت اور جگہ کی کمی کی وجہ سے بہت سے ریپ کیسز رپورٹ نہیں کر سکتا، لیکن میڈیا اینکرز اور سوشل فین فالونگ رکھنے والے افراد کو اپنے طور پر اس موضوع پر گفتگو کرتے رہنا چاہیے، انہوں نے ادارے کی جانب سے منعقد کردہ ویبنار کے اقدام کو سراہتے ہوئے کہا کہ ایسی تعمیری بحثیں وقت کی ضرورت ہیں۔

ڈرامہ رائٹر اور تھیٹر سے منسلک بی گل نے اس بات پر زور دیا کے ریپ کا شکار ہونے والی خواتین کو ایسی معاشرتی اور اخلاقی مدد فراہم کی جانے چاہیے کہ وہ بغیر کسی ڈر اور خوف کے ظلم و جبر کے سامنے ڈٹ جائیں، آج نیوز پشاور کی بیورو چیف فرزانہ علی نے کہا کہ ریپ کیسز کی رپورٹنگ کے لئے معاشرتی دباو دیکننے میں آتا ہے، انہوں نے کہا میڈیا کورپوریشنز ریٹنگ بڑھانے کے لئے عورت کی کمزور تصویر سامنے لانے ٌمیں زیادہ دلچسپی رکھتے ہِیں ، جو کہ ایک منفی عمل ہے جس کی حوصلہ شکنی کی جانی چاہیے، - ہیومن رائٹس کمیشن سے تعلق رکھنے والی زہرہ یوسف نے کہا کہ ریپ جیسا قبیح عمل کرنے والوں کا آنلائن ڈیٹا بنایا جانا چاہیے ، تاکہ عوام الناس ان کے بارے میں آگاہی حاصل کر سکیں اور محتاط رہیں

ویبنار کے شرکا نے عورت کے خلاف بڑھتے ہوئے تشدد پر عکس کی مثبت کوششوں کو سراہتے ہوئے کہا کہ میڈیا ریپ جیسے سنگین جرائم کے حوالے سے رپورٹنگ کے دوران اپنی پیشہ ورانہ ذمہ داریوں کا مظاہرہ کرے اور اس معاشرتی مسئلے کو بھی دیگر مسائل کی طرح اجاگر کرے۔ ڈائریکٹر عکس تسنیم احمر نے ویبنار کے شرکا کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اس عزم کا اعادہ کیا کہ ادارہ عکس بڑھتے ریپ کیسز کے خلاف عوامی حلقوں اور میڈیا کمیونٹی میں آگاہی پحیلانے کے لئے اپنا کردار ادا کرتا رہے گا اور انہوں نے شرکا کی تجویز سے اتفاق کرتے ہوئےعکس ریسرچ سنٹر کی جانب سے ریپ کیسز کے حوالے سے ماہانہ میڈیا واچ جاری کرنے کا اعلان بھی کیا۔